# زندگی اور حسینؑ

زندگی سلکِ نفس ہے درِ دانائی کی
موجبِ قلزمِ ایثار ہے دارائی کی ۱
مشکلوں کے لئے منزل ہے مسیحائی کی
ہے رہِ علم و عمل بادیہ پیمائی کی
زندگی دے مرے خامہ کو کہ تفسیر لکھوں
اے مرے رب میں اسے معنیِ شبیرؑ لکھوں

غیب سے مجھ کو ملیں لفظوں کے بنکر گوہر
ہو مرا مصرع ہر اک نازشِ موجِ کوثر ۲
میرے مضمون میں ہو نہجِ بلاغت کا اثر
خیمۂ فکر میں اک شمعِ ہنر روشن کر
خانۂ دل میں مرے علم کا گل کھل جائے
میرے لفظوں کو حیاتِ ابدی مل جائے

اے خدا نہجِ بلاغت کی زباں دے مجھ کو
صانعِ حسنِ سخن زورِ بیاں دے مجھ کو ۳
جذبۂ شوقِ ثنا، فکرِ جواں دے مجھ کو
رایتِ علم و عمل، حق کا نشاں دے مجھ کو
نظم اغلاطِ عروضی سے بری ہو یارب
شاعری زورِ فصاحت سے بھری ہو یارب

ہاں! فصاحت مرے کاشانۂ مضمون میں آ
باغِ معنی میں بلاغت کے نئے پھول کھلا ۴
اور مرا قلبِ سخن مہبطِ الہام بنا
آبِ حیواں مرے ہر شعر کے لفظوں کو پلا
ہو سخن ایسا کہ قرآن بھی تائید کرے
ہر سخنور مری اس نظم کی تقلید کرے

رشکِ گلہائے جناں ہو یہ مرا باغِ سخن
لفظ ہر اک مرے اشعار کا ہو درِ یمن ۵
نظم میں ہوں نئے افکار اور اسلوبِ کہن
بے خزاں ہو بہ عقیدت ہنرِ نظمِ چمن
جذبۂ ذوق مرا پلۂ میزان بنے
مرثیہ اجرِ رسالت کی یہ پہچان بنے

www.emarsiya.com

کھول دے گرہِ زبانِ ثنا آرا یارب
میرا ہر شعر فصاحت کا ہو دریا یارب ۶
پاؤں میں فکرِ رسا، عقل ہو بینا یارب
سر میں ہو مدحتِ شبیرؑ کا سودا یارب
ہوس مدحتِ عترت میں سویرا ہو جائے
قلب میں شمعِ عقیدت کا اجالا ہو جائے
مرثیہ ہو یہ مرا چشمِ نبیؐ کا تارا
اٹھے ہر بیت پہ اک صلی علیٰ کا نعرا ۷
آلِ احمدؐ کو یہ مقبولِ نظر ہو سارا
اس کا ہر بند ہو قرآنِ ثنا کا پارا
حسنِ تعلیل کرے زمزمہ خوانی اس کی
سیکھے ہر اہلِ زباں سحر بیانی اس کی
دونوں ہاتھوں سے تخیل تو جواہر رولے
فکر بھی عرشِ فصاحت میں نئے دَر کھولے ۸
میرے اشعار کو میزانِ عقیدت تولے
میرا ہر لفظ، زباں حبِ علیؑ کی بولے
غیب سے فکرِ رسا میں مرے مضموں آئے
مرثیہ پر رہیں قرآنِ خدا کے سائے

www.emarsiya.com

غوطہ زن کوثرِ دانائی میں ہو روحِ سخن
پہنچے فارانِ خطابت پہ مرا فطرسِ فن ۹
بے خزاں ہو مرے الفاظ و معانی کا چمن
چومنے آئے تخیل کو مرے مشکِ ختن
اے خدا لفظوں کو اقبالِ بیاں مل جائے
جادِ اشعار سے دنیائے سخن ہل جائے
میرا ہر لفظِ ثنا پائے نشستِ محکم
میرے ہاتھوں میں ہو مداحیِ عترت کا علم ۱۰
دہنِ خامہ میں در آئے زبانِ میثم
مدحتِ آلِ محمدؐ میں بڑھے میرا قدم
فکرِ قرآں مرے مدحت کے چلن کو ملجائے
زندگی میرے شبستانِ سخن کو مل جائے
زندگی گلشنِ کوشش میں گلوں کی ہے مہک
زندگی دہر میں عرفان کے غنچوں کی چٹک ۱۱
معنیِ کن ہے یہ مابینِ دو عالم کی چہک
آیہِ طور، مقام اس کا ہے بالائے فلک
چشمِ توحیدِ خدا جس طرف اٹھ جاتی ہے
زندگی بُقعہِ انوار نظر آتی ہے

زندگی رنگِ شفق ، نورِ سحر ، موجِ نسیم
فصلِ گل، لطفِ صبا، موجِ ہوا جوئے شمیم ۱۲
صبحِ صادق کا سماں ، زمزمہِ مشکِ عمیم
موسمِ گل کا نشہ ، فرحتِ جامِ تسنیم
پھیل کر مشکِ چمن زندگی مہکاتی ہے
غنچہ کھلتا ہے تو بلبل بھی چہک جاتی ہے
بوئے گل، رنگِ چمن، حسنِ فضا، بادِ بہار
قمریوں کی یہ چہک اور عنادل کی پکار ۱۳
آمدِ موسمِ گل اور سحر کا یہ خمار
مست رم جھم کا سماں اور یہ بارش کی پھوار
زندگی کی یہ علامات ہیں پہچاں کے لئے
رب نے یہ زندگی تخلیق کی انساں کیلئے
عرش اور فرش زمیں قوسِ قزح لیل و نہار
گردش کاہکشاں شمس و قمر اور مدار ۱۴
آب و گل دشت و دمن حسنِ چمن رنگِ بہار
ابرِ باراں کرم ، قلزم و دریا کہسار
خالقِ حسنِ جہاں تاب کی پہچان ہوئے
یہ حیاتِ ابدی کے لئے برہان ہوئے

www.emarsiya.com

زندگی عرش کی دھڑکن، دلِ گیتی کا قرار
اسکی مرہون نضارت یہ ہے گلشن کی بہار ۱۵
زندگی ہی کے سبب موسمِ گل ہے سرشار
زندگی منتظمِ گردشِ لیل اور نہار
فرق کو اژدرِ اوہام کے کچلا اس نے
کر دیا مٹی کی دیوار کو سونا اس نے
زندگی طرزِ مبیں اور کبھی کشفِ مکنوں
عین فطرت ہے ہر اک اسکی ادا ہے مسنوں ۱۶
عاشقِ رب یہ، ہے اللہ بھی اس کا مفتوں
زندگی آبِ بقا ، زمزمہِ کن فیکوں
زندگی ایک حقیقت ہے کوئی راز نہیں
جو فضاؤں میں ہو تحلیل وہ آواز نہیں
راز کونین کا کھولا ہے اسی نے بڑھکر
اس سے فردوسِ بریں اسکے ہی دم سے کوثر ۱۷
رقص کرتے ہیں یہ دارین اسی کی لے پر
حور و غلمان و ملائک بھی اسی کے نوکر
اس نے جب فخر کیا، فقر میں شاہی لے لی
آئی بستر پہ تو مرضیِ الٰہی لے لی

صانعِ حسن نے ہاتھوں سے بنایا اس کو
دستِ قرنوں نے بصد شوق سجایا اس کو ۱۸
خضرؑ نے آبِ بقا بڑھ کے پلایا اس کو
نغمۂ کن فیکوں حق نے سنایا اس کو
فخر سے قدرتِ صنعائی کا ہمراز کیا
اپنے اوصاف سے قدرت نے سرافراز کیا
حق نے پیکر پہ ترے حسن فشانی کی ہے
حسنِ فطرت نے تری زمزمہ خوانی کی ہے ۱۹
محفلِ دونوں جہاں تجھ سے سہانی کی ہے
حق نے بس تیرے بجز خلق یہ فانی کی ہے
زندگی آئی تو آدم نے خلافت پائی
یہ گئی ، سمجھو کہ دنیا میں قیامت آئی
جذبۂ جود و سخا ، صبر کا احساس حیات
رونقِ ارض و سماوات کا مقیاس حیات ۲۰
اہلِ توحیدِ مشیت کی بنی آس حیات
کبھی احمدؐ کبھی حیدرؑ کبھی عباسؑ حیات
سر جھکایا ہے ترے قدموں میں کہساروں نے
کی ہے مدحت تری ، ایثار کی جھنکاروں نے

www.emarsiya.com

ولولے اس میں ، امنگیں ہیں ہمیشہ ایستاد
زندگی نے کیا ہر قصرِ جہالت برباد ۲۱
زندگی ہی کے سبب ذہنِ بشر ہے آزاد
یہ وہ تخلیق ہے جس سے ہوئے دارین آباد
یہ جو رک جائے تو دنیا میں اندھیرا ہو جائے
اور نظروں کو اٹھائے تو سویرا ہو جائے
جوشِ طوفانِ عمل ہوتا ہے اس سے طاری
آگہی کا یہ ہدف ، اس میں رہِ بیداری ۲۲
نغمۂ کن ہے ہر اک سانس سے اسکے جاری
اس سے ہر گام پہ ہر آن فنا ہے ہاری
اس نے جب نامِ خدا لے کے قدم رکھا ہے
ذرہ گردِ قدم دل کی طرح دھڑکا ہے
امنِ عالم کا دیا زیست نے پیغام مدام
زندگی بانگِ سحر اور ترنم کی ہے شام ۲۳
اسکی سرکار میں جبریل بھی کرتے ہیں سلام
زندگی نامِ خدا ، رب کی ہے تعظیم کا نام
زندگی بزمِ الست کا کیا وعدہ ہے
قصرِ فردوس میں رنگیں ہے یہاں سادہ ہے

زندگی سے دلِ بیدار نے حدت پائی
سینۂ امن نے اس سے ہی حرارت پائی ۲۴
اسکے مقصد سے خیالات نے رفعت پائی
اس سے انسان نے ایمان کی لذت پائی

صبر کے تاج میں ایثار کے در ٹانکے ہیں
اسکے مقصد میں کمالات سبھی جاں کے ہیں

نوعِ انساں کیلئے زیست متاعِ دو جہاں
دشتِ عرفان میں رخ موت کا اس سے حیراں ۲۵
نازشِ ارض و سما ، تحفۂ ربِ سبحاں
مہر یثرب ہے کبھی اور کبھی ماہِ کنعاں

گردشِ شمس وقمر اس کی ، مدار اس کے ہیں
آسمانوں میں سبھی راہ گذر اس کے ہیں

علم وایقان و تدبر ہیں علاماتِ حیات
تجھ میں اللہ نے رکھیں ابدیت کی صفات ۲۶
ہاتھ میں عزمِ فلک ، تیرے قدم کوہِ ثبات
وارثِ ربِ علیٰ تو ہے فضائل کی فرات

لب پہ وحدت کے بصد فخر ترا نام آیا
حق سے تیرے لئے عرفان کا انعام آیا

www.emarsiya.com

بانگِ توحید ہے اقرارِ نبوت ہے حیات
حبِ عترت ہے یہ ایقان ولایت ہے حیات ۲۷
نطقِ قرآں میں رہ اجرِ رسالت ہے حیات
سجدۂ صبر ہے جرأت کی اقامت ہے حیات

خدمتِ خلقِ خداوند کا کاشانہ ہے
علم و ایقان و عمل زیست کا پیمانہ ہے

زندگی خلقتِ خلاقِ جہاں میں شہکار
زندگی ہستیِ عالم میں فراست کی پکار ۲۸
زندگی جملہ حقیقت کے تبسم کا نکھار
زندگی جوہر گلشن ہے کبھی بادِ بہار

اس کی گفتار نے فطرت کا دہن چہکایا
زندگی نے ہی گلستانِ عمل مہکایا

راہ میں حرص وہوس کی یہ بصیرت کا سفر
دشت میں طمعِ دول کے یہ سخاوت کا قمر ۲۹
شام ہے غیض وغضب کی یہ محبت کی سحر
یہ منافق کے لئے نارِ جہنم کا شرر

رزم میں بیعتِ فاسق سے یہ انکاری ہے
ضرب اس کی دلِ ظالم پہ بہت بھاری ہے

زندگی آبِ بقا اور ہلاکت کا علاج
دو جہاں میں مرضِ ظلم و جہالت کا علاج ۳۰
زندگی قاطعِ نفرت ہے کدورت کا علاج
مقصدِ زیست ہے ہر ایک مصیبت کا علاج
قلزمِ ظلم میں مظلوم کا ساحل کہیے
ناصر ایتام کا ، ملجائے ارامل کہیے
بن گئی ظلمتِ تشکیک، یقیں اسکے سبب
نورِ کردار و عمل اس سے عیاں حسنِ ادب ۳۱
جاہ و اقبال حسب اس کا ، حشم اسکا نسب
یہ رہِ عشقِ خدا ، آبِ بقا اس کا لقب
ہر زماں اسکا ہے اور کون و مکاں اسکا ہے
قلبِ دارین پہ ہر مہر نشاں اس کا ہے
دیدہِ دانش و عرفان و بصائر کہیے
جذبہِ فکر و تخیل کا مصادر کہیے ۳۲
اس کو اوصافِ مشیت کا مظاہر کہیے
کیوں نہ توحیدِ الٰہی کا مفسر کہیے
اہلِ ایماں کی ، دمِ خوف رہِ نیل ہے یہ
راہِ اعمال میں قرآن کی تاویل ہے یہ

www.emarsiya.com

زندگی قلزمِ ظلمات میں امواجِ شعور
دشتِ الفاظ میں یہ اصلِ معانی کا ظہور ۳۳
زندگی وعدہِ ایثار ہے خالق کے حضور
زندگی موت کے صحرا میں ہے احساسِ غرور
نورِ عرفانِ محبت کے لئے تڑکا ہے
اس کے سینہ میں دلِ ارض و سما دھڑکا ہے
یہ مودت کی علامت ، یہ محبت کا نشاں
جامِ وجداں کا مزا، اس سے ہے دانائی عیاں ۳۴
یہ صمیمِ ہمہ دانی ، یہ زُلالِ عرفاں
شربتِ آبِ بقا اور کبھی آبِ حیواں
اعلیٰ قربانی کی منزل کے لئے جادہ ہے
نیک اعمال پہ خالق کا کیا وعدہ ہے
زندگی امرِ خداوند پہ لبیک کا نام
اسکی مٹھی میں دیا حق نے یہ عالم کا نظام ۳۵
اس نے ہر آں دیا تسبیحِ خدا کا پیغام
یہ ہر اک خلقتِ خلاقِ دو عالم کی امام
یہ کھنکتی ہے تو ابوابِ فلک کھولتی ہے
اپنے کردار سے غیبت کی زباں بولتی ہے

تیرے سجدہ میں جھکا رہتا ہے اوجِ فاراں
تیرے آہنگِ قدم میں ہے یہ عرفاں غلطاں ۳۶
تیری مداحی میں اجرامِ فلک ہیں رقصاں
موجزن تیرے رگ و پے میں ہے آبِ حیواں
حسن یوسفؑ کا ، کبھی لہجہِ داؤدی ہے
پی کے یہ آبِ بقا خصلتِ معبودی ہے
زندگی لطفِ الٰہی ہے خدا کی رحمت
یہ اثاثِ دو جہاں اور متاعِ فطرت ۳۷
راہ میں مقصدِ خالق کی ،وطن سے ہجرت
اس کا مقصد ہے فقط نوعِ بشر کی خدمت
شمعِ قربانی و ایثار کا پروانہ ہے
نفس کا ، خدمتِ معبود میں نذرانہ ہے
فکرِ نوخیز تدبر کی نوازش ہے حیات
قلبِ بیدار پہ ادراک کی بارش ہے حیات ۳۸
فخرِ گیتی کا ہے افلاک کی نازش ہے حیات
بابِ تاریخ کی رنگین نگارش ہے حیات
اس سے یوسفؑ کی حیا میں تو روانی آئی
عشق میں اس کے زلیخا پہ جوانی آئی

www.emarsiya.com

گوشِ دانائی میں اک نغمہِ جبریل ہے یہ
دہر میں صنعتِ انسان کی تکمیل ہے یہ ۳۹
غیبتِ خالقِ یزدان کی تاویل ہے یہ
نطقِ قرآن ہے توریت ہے انجیل ہے یہ
کیسی مشکل ہو یہ خاطر میں نہیں لاتی ہے
اسکے ہونٹوں سے مشیت کی صدا آتی ہے
زندگی مہر و مہ و نجم کا قلزم کہیے
اس کو تکبیرِ تدبر کا ترنم کہیے ۴۰
موجِ ادراک ، فراست کا طلاطم کہیے
نطقِ قرآں میں اسے میرِ تکلم کہیے
قلبِ بینا کے لئے نور کی قندیل ہے یہ
ہمت و جرأت و ایثار کی انجیل ہے یہ
زندگی کعبہ سے اور خانہ کعبہ اس سے
سجدہِ رب سے ہے یہ اور یہ سجدہ اس سے ۴۱
قابَ قوسین ہے یہ، زینہِ سدرہ اس سے
راہِ عرفاں ہے یہ ایقان کا جادہ اس سے
ہاتھ میں آئے جو شعلہ یدِ بیضہ کر دے
اسکی اک ضربِ عصا نیل میں رستہ کر دے

زندگی کیا ہے، رہِ حق میں بشر کی معراج
ظلمتِ موت سے اس نے ہی لیا بڑھکے خراج ۴۲
اس کو خلاقِ دو عالم نے دیا اپنا مزاج
یہ فنا کے لئے انساں کی، مصمم ہے علاج
روحِ امراضِ بشر کے لئے درمان بنی
یہ کبھی قنبر و بوذر کبھی سلمان بنی
اس کی آواز سے جلتے ہیں تدبر کے چراغ
ضوفگن اس نے کئے طالعِ بیدار دماغ ۴۳
بادہِ علم و عمل اور یہ حکمت کا ایاغ
اس نے مہکایا ہے توحیدِ خداوند کا باغ
رونقِ ہستیِ دوراں کو جگایا اس نے
موت سی شے کو بھی قدموں میں جھکایا اس نے
زندگی نورِ الٰہی کی تجلی کا ہے نام
زندگی امرِ خدا ، خالقِ یزداں کا پیام ۴۴
یہ ہے بالغ نظری ،عرش نگاہی ہے مدام
زندگی روحِ خدا ، حکمِ الٰہی کی زمام
یہ تعلق ہے قوی امرِ الٰہی کے لئے
درسِ عبرت یہ بنی نخوتِ شاہی کے لئے

www.emarsiya.com

بہر انساں لبِ قدرت کا تبسم ہے حیات
نطقِ قرآں سے رسالت کا تکلم ہے حیات ۴۵
رایتِ حبِ ولایت ، علمِ قم ہے حیات
راہِ ظلمات میں اک ضو کا طلاطم ہے حیات
نفسِ امارہ سے یہ برسرِ پیکار بھی ہے
یہ کبھی فکرِ مبیں اور پراسرار بھی ہے
نشہِ نکہتِ دانائی ، بصارت کا خمار
رنگِ ادراک و تدبر، یہ بصیرت کا نکھار ۴۶
روئے انساں پہ خداوند کی طاعت کا سنگھار
خوئے عرفان و طبعِ علم ، یہ حکمت کا شعار
نوعِ انساں کے لئے نقطہِ تکمیل ہے یہ
راہِ اعمال میں قرآن کی تاویل ہے یہ
روئے ایثار پہ یہ شمس و قمر کی حیرت
راہِ قربان پہ یہ قلبِ فنا کی عبرت ۴۷
خدمتِ خلقِ خدا میں یہ عمل کی قیمت
گلشنِ ہستیِ دوراں کی یہی ہے نکہت
اس کے چلنے سے تمنائے ابد کھنکی ہے
اسکی سانسوں سے دو عالم کی فضا مہکی ہے

وسعتِ چشم سے اسکی، ہیں یہ آفاق بھی تنگ
اسکی فطرت میں ہمیشہ سے ہے جینے کی امنگ ۴۸
اسکے قدموں سے ابھرتی ہے بصارت کی ترنگ
اس کی رفتار میں سب علمِ خداوند کے رنگ
اپنے انفاس سے ابوابِ سخن کھولتی ہے
لب جو کھلتے ہیں تو قرآں کی زباں بولتی ہے
صرفِ حکمت، سخنِ علم ہے یہ نحوِ عمل
کوثرِ جدو جہد پر یہ تدبر کا کنول ۴۹
قلب پر ندرتِ تخئیل کے یہ حسنِ غزل
حشو، تعقید و تنافر کے لئے دستِ اجل
فکرِ نو آئی ہے راہِ گذراں سے اس کی
رنگ جدت کا ٹپکتا ہے زباں سے اس کی
راہ میں تیری، خطابت کی بچھی ہیں مژگاں
نطق سے تیرے رواں موجِ بلاغت کی اذاں ۵۰
تیرے ہر لفظ سے گیرائیِ معنی ہے عیاں
خیمہِ فکر میں تیرے ہے نضارت کا جہاں
بلبلِ سدرہ بھی لینے کو سبق آتی ہے
مدحتِ عترتِ اطہارؑ تجھے بھاتی ہے

www.emarsiya.com

چشمہِ فکر و خیالات کا تارا ہے حیات
فہم و ادراک کے قرآن کا پارا ہے حیات ۵۱
موجِ اسلوبِ سخن کلک کا دھارا ہے حیات
بحرِ تخئیل کے طوفاں میں کنارا ہے حیات
زندگی کلک کی، عدلِ خطِ ریحانی ہے
یہ زباں کے لئے اک صدقِ سخندانی ہے
زندگی چشمِ الٰہی میں عمل کی عکاس
ضوفگن اس میں ہے دورانِ ابد کا احساس ۵۲
تاج پہ صبر و رضا کے یہ درخشاں الماس
حسنِ کردار میں یہ صدق و صفا کا مقیاس
علم و حکمت کبھی عرفاں کبھی ایقان حیات
امرِ خلاقِ جہاں کے لئے میزان حیات
موجہِ بانگِ سخا ، نغمہِ جبریل حیات
نازِ توریتِ سخن، عشوہِ انجیل حیات ۵۳
مقصدِ خالقِ علام کی تکمیل حیات
ضوفگن جس سے ہے دارین وہ قندیل حیات
اس کے رخ سے سرِ معنی کی ردا نوری ہے
اس کی دانائی سے ایقاں کی ضیا طوری ہے

تیرے کردار پہ یہ کون و مکاں ہیں رقصاں
زندگی تجھ پہ ہوئی رحمتِ قدرت خنداں ۵۴
مشرقِ صبحِ عمل ، مغربِ ظلم و نسیاں
تیری اک ضرب دو عالم کی عبادت سے گراں
نخوت و کبر کے سر کر دئے نیچے اس نے
اک اشارے سے کئے چاند کے ٹکڑے اس نے
تو نے ذہن و دلِ احرار کو برمایا ہے
چہرہِ دشت و دمن تو نے ہی چمکایا ہے ۵۵
راز کو مشکلِ لاحل کے بھی سلجھایا ہے
حسنِ کردار ترا ، خلد کا سرمایا ہے
ہر حکایت تری توریت ہے وجدانوں کی
عاشقِ باری و محبوب ہے انسانوں کی
جلوہ ارض یہی ، رونقِ جنت اس سے
نکہتِ باغِ ارم ،خلد کی زینت اس سے ۵۶
چاندنی ماہ کی سورج کی حرارت اس سے
الغرض گلشنِ عالم کی نضارت اس سے
اس کے مقصد نے فضا صبر کی مہکائی ہے
راہِ مشکل میں یہی مشعلِ دانائی ہے

www.emarsiya.com

نازشِ عرش ، کبھی عشوہِ عالم ہے حیات
ذہن آزادیِ انسان کی محرم ہے حیات ۵۷
روحِ میزاب و صفا ،مروہ و زمزم ہے حیات
کبھی سلمانؑ کبھی بوذرؓ ،کبھی میثمؓ ہے حیات
اس نے کھولے ہیں فضائل کے خزینے کتنے
اس نے پتھر سے تراشے ہیں نگینے کتنے
جس میں پنہاں ہے ابد ایسی نشانی ہے حیات
موجہِ کوثرِ کوشش کی روانی ہے حیات ۵۸
ظاہراً فکرِ رسا اور ہمہ دانی ہے حیات
جو ابد تک بھی نہ جائے وہ جوانی ہے حیات
اس کی نظروں سے کبھی عرش نگاہی نہ گئی
صدیاں کیا چیز ہیں قرنوں سے بھی ناپی نہ گئی
وسعتِ چشم سے اسکی ہیں یہ آفاق بھی تنگ
اسکے قدموں سے ابھرتی ہے بصارت کی ترنگ ۵۹
اس کی فطرت میں ہمیشہ سے ہے جینے کی امنگ
اس کی گفتار میں سب علمِ خداوند کے رنگ
نازشِ ربِ ،اسے حرمتِ کا صحیفہ کہیے
رہ گذر کے لئے انساں کا وظیفہ کہیے

تیرے کردار پہ یہ کون و مکاں ہیں رقصاں
زندگی تجھ پہ ہوئی رحمتِ قدرت خنداں ۵۴
مشرقِ صبحِ عمل ، مغربِ ظلم و نسیاں
تیری اک ضرب دو عالم کی عبادت سے گراں
نخوت و کبر کے سر کر دئے نیچے اس نے
اک اشارے سے کئے چاند کے ٹکڑے اس نے
تو نے ذہن و دلِ احرار کو برمایا ہے
چہرہِ دشت و دمن تو نے ہی چمکایا ہے ۵۵
راز کو مشکلِ لاحل کے بھی سلجھایا ہے
حسنِ کردار ترا ، خلد کا سرمایا ہے
ہر حکایت تری توریت ہے وجدانوں کی
عاشقِ باری و محبوب ہے انسانوں کی
جلوہ ارض یہی ، رونقِ جنت اس سے
نکہتِ باغِ ارم ،خلد کی زینت اس سے ۵۶
چاندنی ماہ کی سورج کی حرارت اس سے
الغرض گلشنِ عالم کی نضارت اس سے
اس کے مقصد نے فضا صبر کی مہکائی ہے
راہِ مشکل میں یہی مشعلِ دانائی ہے

www.emarsiya.com

نازشِ عرش ، کبھی عشوہِ عالم ہے حیات
ذہن آزادیِ انسان کی محرم ہے حیات ۵۷
روحِ میزاب و صفا ،مروہ و زمزم ہے حیات
کبھی سلمانؑ کبھی بوذرؓ ،کبھی میثمؓ ہے حیات
اس نے کھولے ہیں فضائل کے خزینے کتنے
اس نے پتھر سے تراشے ہیں نگینے کتنے
جس میں پنہاں ہے ابد ایسی نشانی ہے حیات
موجہِ کوثرِ کوشش کی روانی ہے حیات ۵۸
ظاہراً فکرِ رسا اور ہمہ دانی ہے حیات
جو ابد تک بھی نہ جائے وہ جوانی ہے حیات
اس کی نظروں سے کبھی عرش نگاہی نہ گئی
صدیاں کیا چیز ہیں قرنوں سے بھی ناپی نہ گئی
وسعتِ چشم سے اسکی ہیں یہ آفاق بھی تنگ
اسکے قدموں سے ابھرتی ہے بصارت کی ترنگ ۵۹
اس کی فطرت میں ہمیشہ سے ہے جینے کی امنگ
اس کی گفتار میں سب علمِ خداوند کے رنگ
نازشِ ربِ ،اسے حرمتِ کا صحیفہ کہیے
رہ گذر کے لئے انساں کا وظیفہ کہیے

تا ابد زندہ و جاوید فسانے تیرے
حسنِ کردارِ عمل کے ہیں خزانے تیرے ۶۰
نطق پر ارض و سما کے ہیں ترانے تیرے
صدیاں تیری ہیں قرن تیرے زمانے تیرے
رکھ سکی قید تجھے موت نہ زندانوں میں
ذکر تیرا ہے ہمیشہ سے جہاں بانوں میں
کوہِ مشکل کو تری ایک نظر نے توڑا
تو نے ہر آن سبھی ٹوٹے دلوں کو جوڑا ۶۱
تو نے نفرت کا قدم سمتِ محبت موڑا
بڑھ کے ، ہر ظلمتِ نسیان کو پیچھے چھوڑا
نفسِ امارہ پہ اک ضربتِ تلوار ہے یہ
قلبِ تشکیک پہ انصاف کا اک وار ہے یہ
تو سرِ راہ جدھر سے بھی گذر جاتی ہے
حسنِ اعمال سے کچھ اور نکھر جاتی ہے ۶۲
عشق سے احمدِ مرسل کے سنور جاتی ہے
پھر تعقب میں ترے نظرِ خضر جاتی ہے
وقتِ قربان بپھرتی ہے جوانی تیری
کس سے ممکن ہے بھلا عمر بتانی تیری

www.emarsiya.com

قیدِ زنداں تھی رسولِ عربی سے پہلے
کلبلاتا ہوا حیواں تھی نبیؐ سے پہلے ۶۳
لاشِ بیکار تھی شاہِ مدنی سے پہلے
ذریعہِ عیش تھی بس ،نفسِ غنی سے پہلے
اسکی تشریح میں فرسودہ روایاتیں تھیں
اس کی مداحی میں مہمل سی حکایاتیں تھیں
پائے اشرارِ زلل روند رہے تھے یہ حیات
دندناتے ہوئے پھرتے تھے ہر اک سمت منات ۶۴
چھا رہا تھا چمن زیست پہ بھی ابرِ ممات
بہہ رہی تھی دلِ انسانی میں نسیاں کی فرات
زندگی قید تھی ظلمات کے زندانوں میں
حریت غرق ہوئی جاتی تھی طوفانوں میں
ہوگیا بغض سے ابیض جو لہوئے انساں
خونِ تشکیک سے رنگیں ہوا روئے انساں ۶۵
گردِ اوہام میں غلطاں ہوئی خوئے انساں
نفرتوں سے ہوا لبریز سبوئے انساں
زندگی بہرِ بشر ابنِ علیؑ دینے اٹھا
کشتیِ دینِ خداوندِ علیٰ کھینے اٹھا

زندگی جادۂ توحید ، رہِ خضر حسینؑ
جنسِ بازار اگر یہ ، بلدِ مصر حسینؑ ۶۶
زندگی کلکِ رشادت ہے اگر، حبر حسینؑ
زندگی بابِ سخن اور درِ فکر حسینؑ
یہ ہے گیتی وہ فلک، چاند یہ، خورشید ہے وہ
راہِ وحدت ہے اگر زیست تو توحید ہے وہ
زندگی کوثرِ ہستی ، تو روانی ہے حسینؑ
زندگی کوششِ دائم ، ہمہ دانی ہے حسینؑ ۶۷
زندگی صبر تو ایثار فشانی ہے حسینؑ
زندگی حق کی صدا ہے تو معانی ہے حسینؑ
یہ ہے ایجاز تو اطناب حسینؑ ابنِ علیؑ
کوکبِ علم یہ، مہتاب حسینؑ ابنِ علیؑ
فخرِ تخلیقِ مشیت یہ ، نوازش ہے حسینؑ
زندگی رحمتِ خالق ہے تو بخشش ہے حسینؑ ۶۸
زندگی عشوۂ معبود تو نازش ہے حسینؑ
قطرۂ عزم یہ ،ایثار کی بارش ہے حسینؑ
حسنِ فطرت نے تری زمزمہ خوانی کی ہے
تو نے رت گلشنِ عالم کی سہانی کی ہے

www.emarsiya.com

نورِ الفاظ اگر یہ سحرِ معنی وہ
یہ جو اسلوبِ ہدایت ہے اگر، ہادی وہ ۶۹
یہ زمانہ میں عدالت ہے اگر، قاضی وہ
قلزمِ علم و عمل یہ ہے اگر ، کشتی وہ
یہ جو انعام ، وہ درمان ہے عیسیٰؑ کے لئے
بادباں یہ وہ ہوا کشتیِ عقبا کے لئے
دیدۂ اشرفِ مخلوق کا تارا ہے حسینؑ
موت کو جس نے کیا غرق وہ دھارا ہے حسینؑ ۷۰
عزم و ایثار و شہادت کا سہارا ہے حسینؑ
خالق و مرسل و بحرین کا پیارا ہے حسینؑ
زندگی گر ہے سخاوت یہ کریم ابنِ کریم
زندگی رحمتِ حق ہے یہ رحیم ابنِ رحیم
زندگی ایک حسیں خواب ہے تعبیر حسینؑ
زندگی اک عملِ خیر تو تقدیر حسینؑ ۷۱
زندگی قاتلِ ظلمات تو تنویر حسینؑ
زندگی جادۂ توحید تو تکبیر حسینؑ
یہ بصر اور وہ نظر دیدۂ ایمانی کی
یہ ضیا ہے وہ جلا آیتِ قرآنی کی

یہ حقیقت ہے اگر فلسفہ دانی ہے حسینؑ
موجبِ علم و عمل یہ، تو روانی ہے حسینؑ ۷۲
سعی و کوشش ہے اگر یہ ہمہ دانی ہے حسینؑ
یہ جو برہانِ خداوند، نشانی ہے حسینؑ

اِس نے سوئے ہوئے انسان کو بیدار کیا
اُس نے ہر بیعتِ فرعون سے انکار کیا

نظمِ شاہراہِ سفر یہ ہے تو ناظم ہے حسینؑ
داعیِ علم و عمل یہ ہے تو عالم ہے حسینؑ ۷۳
یہ جو ملزومِ شہادت ہے تو لازم ہے حسینؑ
حکمِ خالق کی یہ طاعت ہے تو حاکم ہے حسینؑ

یہ اگر باب، شہادت کا وہ قرآن مبیں
حافظِ مقصدِ رب یہ، وہ نگہبانِ مبیں

زندگی آیتِ اللہ تو قرآن حسینؑ
زندگی علم سے وابستہ تو عرفان حسینؑ ۷۴
زندگی مصحفِ کوشش ہے تو عنوان حسینؑ
زندگی مصحفِ ایقاں ہے تو ایمان حسینؑ

ابتدا گلشنِ ہستی کی یہ، انجام حسینؑ
زندگی دین کا اسلوب تو اسلام حسینؑ

www.emarsiya.com

زندگی جامعِ اعمال ہے میزان حسینؑ
زندگی حق کی کہانی ہے تو عنوان حسینؑ ۷۵
زندگی بابِ فراست ہے دبستان حسینؑ
زندگی ایک گلِ تر ہے گلستان حسینؑ

زندگی موسمِ گل اسکی نضارت ہے حسینؑ
زندگی شاخِ شجاعت تو نزاکت ہے حسینؑ

زندگی ایک گلِ تر وہ ہے بوئے الفت
زندگی جادہ اللہ وہ روئے قدرت ۷۶
زندگی حسنِ طبعِ خلق وہ خوئے خلت
زندگی قطرہِ توحید وہ جوئے وحدت

زندگی احسن الاعمال سے وابستہ ہے
جرأت و صبر و تحمل کا وہ گلدستہ ہے

پلہِ صبر اگر زیست تو میزان حسینؑ
زندگی آبِ بقا ہے تو نگہبان حسینؑ ۷۷
زندگی زندہ حقیقت ہے تو پہچان حسینؑ
مرکزِ حکمِ الٰہی ہے یہ، قرآن حسینؑ

زندگی خوابِ براہیمؑ تو تعبیر حسینؑ
قلب ہے لوحِ وفا اس کا تو تحریر حسینؑ

زندگی اک سفرِ خیر تو منزل ہے حسینؑ
طاعتِ حکمِ خدا یہ ہے تو حاصل ہے حسینؑ ۷۸
زندگی عینِ عدالت ہے تو عادل ہے حسینؑ
زندگی موجہ طوفان تو ساحل ہے حسینؑ

یہ رہِ خلد تو فردوس کا سردار ہے وہ
کشتیِ جرأت و ایثار یہ ، پتوار ہے وہ

زندگی موجہ شیریں ہے، وہ دریائے عسل
شاخِ سرسبز اگر زیست تو یہ تازہ پھل ۷۹
زندگی آیتِ دولت ہے وہ انمول دُول
حسنِ کردار اگر یہ ہے وہ میزانِ عمل

نخلِ اعمال اگر یہ ہے نضارت ہے حسینؑ
زندگی مقصدِ اسلام، ضرورت ہے حسینؑ

زندگی معرفتِ وصفِ خدا دل ہے حسینؑ
زندگی جامعِ اوصاف تو کامل ہے حسینؑ ۸۰
زندگی کارِ سخاوت ہے تو بازل ہے حسینؑ
زندگی راہِ عمل جس کی وہ منزل ہے حسینؑ

اک حقیقت ہے یہ قرآن کو سمجھانے کی
ضربتِ کاری ہے وہ ظلم سے ٹکرانے کی

www.emarsiya.com

زندگی میوہِ ایماں ہے تو طوبا ہے حسینؑ
زندگی گیتیِ اعمال تو عقبیٰ ہے حسینؑ ۸۱
زندگی موجہِ عرفاں ہے تو دریا ہے حسینؑ
زندگی حسنِ دوا ہے تو مسیحا ہے حسینؑ

ضربِ بیعت پہ اگر یہ ہے تو تلوار ہے وہ
حریت کی یہ نشانی ، شہ احرار ہے وہ

زندگی منزلِ توحید تو معراج حسینؑ
زندگی مرضیِ غفار تو سرتاج حسینؑ ۸۲
زندگی قطرہِ اعمال تو امواج حسینؑ
زندگی کارِ مسلسل ہے تو منہاج حسینؑ

یہ گلستانِ دو عالم ہے بہاریں اُس سے
زندگی نقشِ قدم، راہ گذاریں اُس سے

نغمہ کن ہے اگر زیست ، فیکون حسینؑ
یہ ہے اسلوبِ جہاں بانی تو قانون حسینؑ ۸۳
زندگی حق کی امانت ہے تو مامون حسینؑ
زندگی کلمہ توحید تو مضمون حسینؑ

زندگی عالمِ ہستی ہے تو رونق ہے حسینؑ
جامعِ اربعہ عناصر یہ اگر، حق ہے حسین

زندگی لفظ و بیاں، حسنِ معانی ہے حسینؑ
زندگی طفلیِ حق ہے تو جوانی ہے حسینؑ ۸۴
زندگی موجۂ عرفاں تو روانی ہے حسینؑ
زندگی غنچۂ ایثار، فشانی ہے حسینؑ
زندگی مشرقِ ایمان تو خورشید حسینؑ
یہ جو قرآں کی عبارت ہے تو تجوید حسینؑ
تیرے افکار سے اخلاق کے بادل برسیں
تیری سانسوں سے نکلتی ہیں عمل کی بحریں ۸۵
تیری نظریں جگرِ یم کو بھی سوزی بخشیں
تیرے پیکر سے ابلتی ہیں صبا کی نہریں
تیرے انفاس سے جنت کی ہوا آتی ہے
تجھ سے خوشبوئے رسولِ دوسرا آتی ہے
موجۂ نورِ سحر، شامِ ترنم ہے حسینؑ
لب پہ آزادیِ انساں کے تبسم ہے حسینؑ ۸۶
عزم اور جرأت و ہمت کا تکلم ہے حسینؑ
قلزمِ علم ہے عرفاں کا طلاطم ہے حسینؑ
مرکزِ علم و عمل، منبع ہے ایقانوں کا
ہر حکایت تری قرآن ہے وجدانوں کا

www.emarsiya.com

کر دیا کند رگِ جاں نے تری، دھاروں کو
کاٹا لمحوں میں تری نظروں نے تلواروں کو ۸۷
رعشہ آتا ہے ترے عزم سے کہساروں کو
زور ملتا ہے ترے نام سے احراروں کو
کاسہ ایثار کا لبریز اسی کے دم سے
زندگی آج ہماری ہے اسی کے غم سے
ذہنِ انسانی پہ ایثار کا باراں ہے حسینؑ
فکرِ بینا کے لئے موجۂ وجداں ہے حسینؑ ۸۸
قلبِ آزاد کا اک بولتا ارماں ہے حسینؑ
حالتِ زار پہ انسان کی گریاں ہے حسینؑ
داورِ صبر و رضا، خسروِ قربانی ہے
زندگی اس کی سبق، شکر کی پیشانی ہے
دہر میں آدم و حواؑ کی رفاقت ہے حسینؑ
صبرِ ایوبؑ و سلیمانؑ کی قدرت ہے حسینؑ ۸۹
فاتحِ خندق و خیبر کی ریاضت ہے حسینؑ
گلشنِ احمدؐ مرسل کی نضارت ہے حسینؑ
صبر و ایثار و وفا ان سے گلے ملتے ہیں
ان کی گفتار سے توحید کے گل کھلتے ہیں

عزم و ایثار کے قرآن کی آیاتِ مبیں
سیدِ خلدِ بریں ، قلبِ مشیت کا مکیں ۹۰
راکبِ دوش بھی ، انگشتِ رسالت کا نگیں
قاب قوسین سے یہ مثلِ محمدؐ ہے قریں
اس کے آئینہ میں معبود نظر آتا ہے
اس سے ہر اک دلِ محزون سکوں پاتا ہے
قلبِ خالق کی صدا، نغمۂ جبریل ہے یہ
مصحفِ خالقِ یزدان کی تاویل ہے یہ ۹۱
اشرفیت کے لئے درجۂ تکمیل ہے یہ
صورتیں جسمیں بہتر ہیں وہ انجیل ہے یہ
ایسی قرآں میں نہ اک بولتی صورت آئی
اسکی زینت کے لئے حق سے مودت آئی
زندگی کے لئے اسلام کی تھا اس کا قیام
ذہن آزادیِ انسان تھا اس کا پیغام ۹۲
یہ رہِ حق کی سحر ، باطلِ ظلمات کی شام
یا حسینؑ ابنِ علیؑ ظلم سے ٹکرانے کا نام
نخل کو خدمتِ انسان کے سیراب کیا
فسقِ بیعت کے رخِ کبر کو آب آب کیا

www.emarsiya.com

عرش پر علمِ خدا کا مہِ کامل ہے حسینؑ
آخری حکمت و عرفان کی منزل ہے حسینؑ ۹۳
جس پہ نازاں ہے عدالت بھی وہ عادل ہے حسینؑ
قوتِ ربِ علیٰ ، ہادمِ باطل ہے حسینؑ
حشر تک بیعتِ فاسق کو مٹایا اس نے
عزم سے قصرِ امارت کو ہے ڈھایا اس نے
اس کی ہر سانس میں اقوالِ رسولِ اکرمؐ
راکبِ دوشِ نبیؐ اس کے فلک پر ہیں قدم ۹۴
قلبِ انساں پہ رواں اس کی ہدایت کا قلم
دیکھے خوں اس نے رکھا خالقِ اکبر کا بھرم
قاف تا قاف ہے قرآن قصیدہ اس کا
خود شہادت نے پڑھا آکے وظیفہ ان کا
اس کے دروازہ پہ رضواں بنا درزی آکر
آسماں والوں نے چکی بھی چلائی آکر ۹۵
خضرؑ نے بادیہ پیمائی یہاں کی آکر
لی فرشتوں نے یہاں بھیک میں روٹی آکر
بلبلِ سدرہ نے یاں آکے سبق سیکھا ہے
اس سے دربارِ سلیمانؑ بہت پھیکا ہے

ان کے اقوال کو میزانِ عمل پر تولیں
یہ عمل کے لئے اقوالِ محمدؐ رولیں ۹۶
راز خالق کا ، یہ ہر ایک قدم پر کھولیں
ان کے ہاتھوں پہ جو آجائیں تو پتھر بولیں

ان کی ہر ایک ادا فطرتِ رحمانی ہے
ان کا ہر لفظِ زباں آیۂ قرآنی ہے

وصفِ آزادیِ انسانی کا مقسوم ہے یہ
حسنِ توحیدِ خداوند سے مشموم ہے یہ ۹۷
اسمِ یزداں کے لئے لازم وملزوم ہے یہ
ہادمِ ظلم و ستم ، ناصرِ مظلوم ہے یہ

خوں سے اپنے تپشِ ظلم بجھائی اس نے
قید سے نوعِ بشر کو دی رہائی اس نے

جنسِ آزادیِ انسانی کا بازار ہے یہ
نفسِ امارہ پہ اک ضربتِ تلوار ہے یہ ۹۸
عالمِ جرأت و ایثار کا سالار ہے یہ
بیعتِ ظلم سے ہر دور میں انکار ہے یہ

موجۂ آبِ بقا کشتۂ ضمیروں کے لئے
سانس ہے صورِ فنا اسکی امیروں کے لئے

www.emarsiya.com

یہ ارادہ ہیں محمدؐ کا ، ضمیر یزداں
حشر تک جرأت و ایثار و تدبر کی اذاں ۹۹
انکی ضربت بھی جہانوں کی عبادت سے گراں
نطقِ توریت و زبور اور زبانِ قرآں

رحلِ زانو پہ ہے یٰسین کے قرآن حسینؑ
تازگی روح کی ، ایمان کا ریحان حسینؑ

یہ زمیں تجھ پہ فدا اور فلک تجھ پہ نثار
قوتِ دینِ خدا قلبِ شریعت کا قرار ۱۰۰
تجھ سے کاشانۂ برہانِ الٰہی پہ نکھار
تو شبستانِ رسولؐ دوسرا کی ہے بہار

دینِ اسلام و خداوندِ شریعت تیرا
تیری توحید ہے ایقانِ ولایت تیرا

دو جہاں میں مرضِ ظلم و جہالت کا علاج
جادہ ایثار کا اور صدق وصفا کا منہاج ۱۰۱
نفسِ معبود ہے ، اوصافِ بشر کی معراج
اس میں ہے خوئے محمدؐ ، یہ ہے اللہ مزاج

منفعل جس سے ہے پانی بھی یہ وہی پیاسا ہے
عزم و ایثار میں یہ حشر تلک یکتا ہے

زندگی پانے کو آئے تو بہتر تھے حسینؑ
رزمِ قرباں میں شجاعت کا سمندر تھے حسینؑ ۱۰۲
نظرِ مصطفویؐ ، حیدریؑ تیور تھے حسینؑ
جسمِ انسانی میں اللہ کا پیکر تھے حسینؑ

ذہنِ آزادیِ انساں کو جلا دیتے تھے
زیرِ خنجر بھی یہ امت کو دعا دیتے تھے
بوسہ گاہِ شہ کونینؐ پہ خنجر ہے ہے
تشنہ لب اور بنِ ساقیِ کوثر ہے ہے ۱۰۳
تیر و تلوار و تبر، زہراءؑ کا دلبر ہے ہے
تنہا اک جان پہ یہ لاکھوں کا لشکر ہے ہے

بھوکے پیاسوں پہ ہر اک ظلم و ستم ہوتا تھا
خوں اگلتی تھی زمیں، چرخِ کہن روتا تھا
دل کے بیماروں نے امت کا مسیحا لوٹا
دیدۂ فاتحِ خیبر کا اجالا لوٹا ۱۰۴
ہائے پردیس میں باغِ شہِ بطحا لوٹا
روزِ عاشور کو سب کنبہ زہراءؑ لوٹا

گھر پہ احمدؐ کے مصیبت کی گھٹا چھائی تھی
پائے شبیرؑ پہ سجدہ میں شکیبائی تھی

www.emarsiya.com

ہوگئی برچھی سے تصویرِ پیمبر بے جاں
گرز کھا کر ہوئے عباسؑ دلاور بیجاں ۱۰۵
سمِ اسپاں سے ہوئے قاسمؑ مضطر بیجاں
حلق پر تیر لگا ہو گئے اصغرؑ بے جاں

راکبِ دوشِ پیمبر کا گلا کٹتا تھا
عصر کے وقت میں نیزہ پہ سرِ مولا تھا
کسطرح ہووے بیاں غم کا یہ منظر ہائے
رو کے کہتی تھی یہ لیلیٰ مرے دلبر ہائے ۱۰۶
تم گئے لوٹ پڑی چھن گئی چادر ہائے
کرتا بچی کا جلا لٹ گئے گوہر ہائے

کلمہ گویوں نے شبستانِ رسالت لوٹا
ہائے غربت میں گلستانِ امامت لوٹا
لاشے پامال ہوئے لٹنے لگی آلِ عبا
پھر سے اکبار مکاں فاطمہ زہراءؑ کا جلا ۱۰۷
ہو گئے قید سب اولادِ رسولؐ دو سرا
بیٹیاں فاطمہ زہراءؑ کی ہوئیں بے پردا

ایک رسی میں گلے چھوٹے بڑے باندھے گئے
خوں بہا بچی کا، کانوں سے گہر چھینے گئے

چادریں اہلِ حرم کی چھنیں اسباب لٹے
بندھ گئے اک رسنِ ظلم میں سب بارہ گلے ۱۰۸
کوبہ کو ہائے اسیروں کو لعیں لے کے چلے
مجمع اشرار کا اور اہلِ حرم سر تھے کھلے
بیٹیاں احمدؐ مرسل کی تھیں بازاروں میں
ہائے بے مقنع کھڑی کی گئیں درباروں میں

بس کہ سلطاںؔ ہوئے اہلِ فلک سب بیتاب
غم میں احمدؐ کے نواسہ کے نہیں دل میں تاب ۱۰۹
عرش سے خون برستا ہے زمیں ہے خونناب
ماذنہ روتا ہے اور گریہ کناں ہے محراب
کر دعا صدقہِ شبیرؑ قلم مل جائے
مرثیہ گوئی کا سلطاںؔ کو علم مل جائے

☆ ☆ ☆

www.emarsiya.com

## جنابِ فاطمۃ الزہراءؑ

کیا پیشِ خدا صاحبِ توقیر ہے زہراؑ خاتونِ جناں مالکِ تطہیر ہے زہراؑ
ام الحسنؑ و مادرِ شبیرؑ ہے زہراؑ سرتا بقدم نور کی تصویر ہے زہراؑ
شوہر کو جو پوچھو تو شہنشاہِ عرب ہے
بیٹی ہے نبیؐ کی وہ حسب ہے یہ نسب ہے
حقا کہ شرافت میں وہ مریم سے سوا ہے زینت کیلئے عرش پہ نام اسکا لکھا ہے
بابا کا یہ رتبہ ہے کہ محبوبِ خدا ہے وارث ہے وہ سب خلق کا جو عقدہ کشا ہے
بیٹے ہیں وہ دونوں کہ شفیعِ دو جہاں ہیں
اسطرح کے رتبے کسی بی بی کے کہاں ہیں
اوصاف میں گر خلق اگر ایک زباں ہو زہراؑ کی بزرگی نہ بیاں ہو نہ بیاں ہو
گر چاہیں کہ عصمت کا کچھ احوال عیاں ہو تو شاہدِ مضموں پسِ پردہ ہی نہاں ہو
جسطرح سے حیراں ہیں بشر حمدِ خدا سے
عاجز ہیں اسی طرح سے زہراؑ کی ثنا سے
تشویش یہی طبع کو ہنگامِ رقم ہے تعریف جو کچھ ذہن میں آتی ہے وہ کم ہے
اس نورِ الٰہی کی ثنا بسکہ اہم ہے سجادۂ قرطاس پہ سجدہ میں قلم ہے
توصیف نہ خامہ سے ہے ممکن نہ زباں سے
تحریر سے افزوں ہے زیادہ ہے بیاں سے